جنیوا میں قائم "کانفرنس آف یورپین چرچز" کے ایک اخباری بیان کے مطابق یورپ میں اس وقت اڑھائی کروڑ مسلمان مقیم ہیں جن میں سے 70 لاکھ افریقہ اور ایشیا سے نئے آنے والے لوگ ہیں۔ علاقے میں اتنی بڑی تعداد میں مسلمانوں کی موجودگی کا تقاضا ہے کہ تمام تبلیغی کارکنوں، چاہے ان کا تعلق آرتھوڈکس، رومن کیتھولک یا پروٹسٹنٹ کسی فرقے سے ہو، کی دینیاتی تربیت میں ضروری تبدیلیاں لائی جائیں۔ اس کانفرنس سے پہلے تین چھوٹے سیمینار بالترتیب نیدرلینڈز (1988ء)، میلان - اٹلی (1989ء) اور لینن گراڈ- سوویت یونین (1990ء) میں منعقد ہو چکے ہیں۔ (رپورٹ: اکومینیکل پریس سروس)

## متفرقات

### یسوع کی واپسی یقینی نہیں۔ بشپ کا اظہارِ تشکیک

برطانیہ کے اخبارات میں بشپ آف ڈرہم کے اس بیان کو جلی سرخیوں کے ساتھ شائع کیا گیا ہے جس میں انہوں نے عصر حاضر کے خاتمے پر یسوع کی جسمانی واپسی پر شک وشبہ کا اظہار کیا تھا۔ بشپ ڈیوڈ جینکنس نے ریڈیو پر اپنے ایک بیان میں کہا کہ وہ اسے درست خیال نہیں کرتے کہ "کسی شخص کے بادلوں میں سے اترنے وغیرہ کے تصّور کو لغوی مفہوم میں لیا جائے۔" بی بی سی ریڈیو نیوکاسل پر وہ اپنی نئی کتاب Free to Believe (آزادیٔ ایمان) جو بی بی سی نے شائع کی ہے، کا تعارف کرا رہے تھے۔ انہوں نے قربِ قیامت کے بارے میں نیا نقطۂ نظر اختیار کرنے پر زور دیا۔

ابتدائی انتظامات کے مطابق کتاب کے اجراء کے ساتھ ٹیلی وژن پروگرام بھی دکھایا جانا تھا جس میں انہوں نے گذشتہ سال حصہ لیا تھا۔ عجب ستم ظریفی ہے کہ کتاب میں انہوں نے اپنے نظریات کے دفاع کے ساتھ ذرائع ابلاغ کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے کیوں کہ ذرائع ابلاغ نے انہیں منکرِ مسیحیت کے طور پر پیش کیا تھا۔ جبکہ بی بی سی ریڈیو نیوکاسل سے وہ وہی کچھ کہہ رہے ہیں جو اس تنقید کا باعث بنا تھا۔

ان کے اس نئے بیان کے بعد اخبارات میں بدون شادی پیدائش، رفع مسیح، مسیح کے دوبارہ جی اٹھنے سے متعلق ان کے سابقہ بیانات سے دوبارہ دلچسپی شروع ہو گئی ہے جو انہوں نے 1984ء اور 1989ء کے درمیان مختلف اوقات میں دیے تھے۔

ریڈیو نیوکاسل پر اپنے انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ وہ اختتام زمانہ سے متعلق امیجری پر ایمان رکھتے ہیں کہ یہ علامتی طرز اظہار ہے نہ کہ واقعات کا حقیقی بیان۔ سنڈے ایکسپریس لندن نے ریورنڈ ٹونی ہگٹن کا بیان شائع کیا ہے جس میں انہوں نے بشپ سے استعفاء کا مطالبہ کیا ہے۔ کیونکہ "ان کے نقطۂ نظر کا دفاع ممکن نہیں۔" (رپورٹ - دی چرچ آف انگلینڈ نیوز پیپر)

## اپنے وطن میں

"[پاکستان کے حوالے سے مسلم - مسیحی تعلقات کے بارے میں ایسی اطلاعات جو Focus میں جگہ نہیں پا سکیں، ذیل میں پیش کی جارہی ہیں۔]

### جناب پیٹر جان سہوترا کا تقرّر بطور وزیرِ مملکت

ستمبر 1991ء میں قومی اسمبلی کے مسیحی رکن جناب پیٹر جان سہوترا وزیرِ مملکت برائے اقلیتی امور مقرّر ہوئے۔ جناب سہوترا قیامِ پاکستان کے بعد وزارت اقلیتی امور کے دوسرے مسیحی وزیر ہیں۔ ان سے پہلے سابق فادر روفن جولیس وزیرِ مملکت رہ چکے ہیں۔ ان دونوں حضرات کا تعلق کیتھولک چرچ آف پاکستان سے ہے۔ جناب سہوترا کو ڈاکٹر جان جوزف کیتھولک بشپ آف فیصل آباد کی بھرپور حمایت حاصل ہے۔

جناب سہوترا ایک عرصے سے مسیحی برادری کی سیاست میں نمایاں ہیں۔ وہ اپنے علاقے کے کونسلر رہ چکے ہیں۔ مرحوم ضیاءالحق کے دورِ اقتدار میں وہ پنجاب اسمبلی کے رکن اور حکومت پنجاب کے پارلیمانی سیکریٹری تھے۔ اب وہ پاکستان مسلم لیگ سے وابستہ ہیں البتہ پارٹی کے دستور کی رُو سے "ووٹنگ ممبر" نہیں ہیں۔ ان کے وزیرِ مملکت مقرّر ہونے پر مسیحی برادری کی طرف سے ملے جلے تأثرات کا اظہار کیا جارہا ہے۔ ایک طرف ان کے اعزاز میں استقبالیہ دعوتوں کا سلسلہ شروع ہوچکا ہے، دوسری طرف انہیں وزارت کی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے مشورے دیے جارہے ہیں۔ پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" (لاہور) کے مدیر نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

" وفاقی کابینہ کے معرضِ وجود میں آجانے سے ایک بہت بڑا ریکارڈ